بہارِ تحریر

(حصہ 1)

علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریروں
پر مشتمل گلدستہ

عبد مصطفی
AM ABDE MUSTAFA

1-ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ولادت ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو ہوئی اور اس پر ہمارے پاس کثرت سے دلائل موجود ہیں- تاریخ ولادت میں اختلاف بھی ہے لیکن جمہور کے نزدیک بارہ ربیع الاول ہی درست ہے- ذیل میں کچھ کتابوں کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں تاریخ ولادت "بارہ ربیع الاول" کو ہی قرار دیا گیا ہے-

(1) سیرت ابن اسحاق بہ حوالہ الوفا، ص87

(2) سیرت ابن ہشام، ج1، ص107

(3) تاریخ الامم والملوک المعروف بہ تاریخ طبری، ج2، ص125

(4) اعلام النبوۃ، ص192

(5) المستدرک للحاکم، ج2، ص603

(6) عیون الاثر، ج1، ص33

(7) تاریخ ابن خلدون، ج2، ص394

(8) سیرت ابن خلدون، ص81

(9) المورد الروی للقاری، ص96

(10) محمد رسول اللہ، ج1، ص102

(11) حجۃ اللہ علی العالمین، ج1، ص231

(12) ما ثبت بالسنۃ، ص31

(13) نور الابصار، ص13

(14) النعمۃ الکبری، ص20

(15) تاریخ اسلامی، ص35

(16) معارج النبوۃ، ج1، ص37

(17) مدارج النبوۃ، ج2، ص18

(18) سیرت حلبیہ، ج1، ص93

(19) المواہب اللدنیۃ، ج1، ص132
(20) بلوغ الامانی، ج2، ص189
(21) تاریخ الخمیس، ص196
(22) البدایہ والنھایہ، ج2، ص260
(23) بیان المیلاد النبوی، ص50
(24) فتح الباری، ج8، ص130
(25) فقیھہ السنۃ، ص60
(26) کتاب اللطائف، ص230
(27) سرور القلوب، ص11
(28) فتاوی رضویہ، ج26، ص411
(29) اسلامی زندگی، ص106
(30) فتاوی نعیمیہ، ص46
(31) تبرکات صدر الافاضل، ص199
(32) رسائل کاظمی، ص2
(33) سیرت رسول عربی، ص43
(34) ذکر الحسین، ص116
(35) فتاوی مہریہ، ص110
(36) جنتی زیور، ص473
(37) دین مصطفی، ص84
(38) محمد نور، ص56
(39) کتاب فارسی، ص80
(40) انوار شریعت، ص9

الخطیب، ص121 (41)

تواریخ حبیب الہ، ص13 (42)

جمال رسول، ص11 (43)

رسالہ میلاد نمبر، ص24 (44)

پیش لفظ تصفیہ مابین سنی وشیعہ (45)

فیصلہ ہفت مسئلہ، ص4 (46)

دیوبندیوں، وہابیوں اور شیعوں کی کتب سے ثبوت:

میلاد النبی از اشرف علی تھانوی، ص90 (47)

سیرت خاتم الانبیا، ص19،20 (48)

ہادی عالم، ص43 (49)

ہفت روزہ، مارچ1977، ص7،18 (50)

قصص النبیین، ج5، ص27 (51)

نفحۃ العرب، ص141 (52)

خاتون پاکستان رسول نمبر، ص36 (53)

رحمت عالم، ص13 (54)

ماہنامہ محفل لاہور، مارچ1981، ص65 (55)

خاتون پاکستان رسول نمبر، ص839 (56)

الشمامۃ العنبریہ، ص8 (57)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ص21،22 (58)

اکرام محمدی، ص270 (59)

سیرۃ الرسول، محمد بن عبد الوہاب (60)

سید الکونین، ص60 (61)

حیاۃ القلوب، ج2، ص112 (62)

کتب عامہ اور تاریخ ولادت:

سید الوری، ج1، ص88 (63)

سیرت احمد مجتبی، ج1، ص5، 147، 149 (64)

تاریخ مکۃ المکرمہ، ج1، ص211 (65)

الامین صلی اللہ علیہ وسلم، ص191 (66)

محمد سید لولاک، ص118 (67)

ہمارے پیغمبر، ص219 (68)

ہمارے رسول پاک، ص43 (69)

کتاب شان محمد، ص234 (70)

محمد رسول اللہ، ص30 (71)

شواہد النبوۃ، ص52 (72)

معلومات عامہ، ص61 (73)

نور کامل، ص36 (74)

اسلامی تہذیب وتمدن، ص347 (75)

ماہنامہ ترجمان اویس، ص71 (76)

ماہنامہ نور الحبیب، اکتوبر1989، ص41 (77)

سیرت کوئز، ص18 (78)

موضع القرآن، ص33 (79)

کیلنڈر از علامہ اکرم رضوی (80)

جان جاناں، ص117 (81)

علموا اولادکم محبت رسول اللہ، ص99 (82)

خاتم النبیین، ص118 (83)

حیات محمد ﷺ، ص26 (84)

ماہنامہ جام عرفان، اکتوبر1984 (85)

ہفت روزہ الفقیہ، میلاد نمبر1932، ص140 (86)

نورانی شمع ترجمہ قرآن مجید، ص13 (87)

تاریخ اسلام از محمود الحسن، ص31 (88)

تاریخ ملت، ص34 (89)

رسالت مآب، ص9 (90)

خاتم المرسلین، ص78 (91)

تفسیر ضیاء القرآن، ج5، ص665 (92)

حاشیہ الروض الانف، ج1، ص107 (93)

ضیاے حرم، عید میلاد النبی نمبر، ص184 (94)

سیرت سرور عالم، ص93 (95)

خطبات الاحمدیہ، ص12 (96)

اسلام کی پہلی عید، ص33 (97)

فضیلت کی راتیں، ص27 (98)

اشرف السیر، ص146 (99)

سیرت رسول اکرم، ص7 (100)

ماہنامہ التزکیہ، جولائی2002، ص11 (101)

جواز الاحتفال، ص12 (102)

برکات میلاد شریف، ص3 (103)

ہمارے حضور، 17 (104)

(105) زریں فرمودات، ص401

(106) بھاگوات پران، باب2، شلوک18 بہ حوالہ جان جاناں

(107) الدرالمنتظم، ص89

(108) انوار شریعت، ص9

(109) قومی ڈائجسٹ، خصوصی نمبر1989، ص50

(110) الخطیب، ص121

(111) فقہ السیرۃ، ص60

(112) نشر الطیب از تھانوی، ص22

(113) حیات رسول، ص92

(114) محبوب کے حسن وجمال کا منظر، ص11

(115) عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت، ص1

کتب نصاب، انگریزی کتب اور بارہویں تاریخ:

(116) خالد دینیات برائے جماعت سوم

(117) دینیات برائے جماعت پنجم، ص55

(118) الکتاب العربی برائے جماعت ہفتم، ص16

(119) اردو کی ساتویں کتاب، ص17

(120) اردو کی آٹھویں کتاب، ص3

(121) اردو کی آٹھویں کتاب، ص18

(122) اسلامیات نہم ودہم، ص88

(123) مطالعہ پاکستان نہم ودہم، ص119

(124) اسلامیات لازمی بی اے

(125) معیار اسلامیات لازمی بی اے

اردو، دائرہ معارف اسلامیہ، 12، 19 (126)

مقالہ سیرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ص12 (127)

انگلش کی آٹھویں، ص1، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ (128)

انگلش کی دسویں، ص5 (129)

سیرت رسول اللہ، آکسفورڈ یونیورسٹی لندن، ص69 (130)

دی لائف آف محمد، ص23 (131)

محمد دی فائنل میسنجر، ص50 (132)

پروس پیکٹس، 2010، ص162 (133)

(ملخصاً: بارہ ربیع الاول ایک جامع تحقیق)

عبد مصطفی

2-امام اعمش اور قصہ گو مقرر

جب امام اعمش رحمہ اللہ بصرہ گئے تو وہاں کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے- آپ نے مسجد میں دیکھا کہ ایک قصہ گو شخص یہ بیان کر رہا تھا کہ "حضرت اعمش سے حضرت ابو اسحاق نے روایت کیا اور حضرت اعمش نے ابو وائل سے روایت کیا...." یہ سن کر حضرت امام اعمش رحمہ اللہ حلقے (محفل) کے درمیان کھڑے ہو گئے اور بازو بلند کر کے بغل کے بال اکھاڑنے لگے!

جب اس قصہ گو مقرر نے امام اعمش کو دیکھا تو کہنے لگا: اے بوڑھے انسان! کیا تجھے اتنی بھی حیا نہیں کہ ہم یہاں علم کی مجلس میں بیٹھے ہیں اور تو ایسا کام کر رہا ہے؟

امام اعمش رحمہ اللہ نے فرمایا: مَیں جو کام کر رہا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم کر رہے ہو!

وہ بولا: کیسے؟

امام اعمش رحمہ اللہ نے فرمایا: اس لیے کہ مَیں ایک سنت ادا کر رہا ہوں اور تو جھوٹ بول رہا ہے- مَیں ہی اعمش ہوں اور جو کچھ تم بول رہے تھے اس میں سے کچھ بھی مَیں نے تم سے بیان نہیں کیا۔

جب لوگوں نے امام اعمش رحمہ اللہ کی بات سنی تو اس قصہ گو سے ہٹ کر آپ کے گرد جمع ہو گئے اور عرض کرنے لگے: اے ابو محمد! ہمیں احادیث مبارکہ سنائیے۔

(تحذیر الخواص للسیوطی، الفصل العاشر فی زیادات، ص14 بہ حوالہ قوت القلوب، ج1، ص723، ملخصًا)

عبد مصطفی

3- حضرت امیر معاویہ مومنوں کے ماموں ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ ام حبیبہ بنت ابو سفیان کے بھائی ہیں لہذا مومنوں کی ماں کے بھائی مومنوں کے ماموں ہوئے اور کئی معتبر علماے کرام نے یہ بات صرف لکھی ہی نہیں ہے بلکہ اس پر اعتراض کرنے والوں کو منہ توڑ جواب بھی دیا ہے۔

(1) السنۃ، ج2، ص434، ر659

(2) ایضاً، ر658

(3) ایضاً، ص433، ر657

(4) اسکات الکلاب العاویۃ بفضائل خال المؤمنین معاویہ، ص75

(5) معاویہ بن ابی سفیان شخصیتہ و عصرہ الدولۃ السفیانۃ، ص214

(6) الشریعہ، ج5، ص2448، ر1930

(7) تفسیر ابن عباس، تحت تفسیر سورہ ممتحنہ، آیت نمبر 7

(8) الثقات للعجلی، ص127، 128، ر218

(9) البدء والتاریخ، ج5، ص13

(10) ایضاً، ص149

(11) الشریعہ، جلد5، ص2431، 2448، ر1930

(12) الاعتقاد، اعتقاد فی الصحابۃ، ص43

(13) الحجۃ فی بیان المحجۃ و شرح عقیدۃ اہل السنۃ، ج1، ص248

الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاھیر، ص116، ر191 (14)

کتاب الاربعین فی ارشاد السائرین الی منازل المتقین اوالاربعین الطائیۃ، ص174 (15)

تاریخ دمشق، ج59، ص55، ر7510 (16)

مثنوی مولوی معنوی، دفتر دوم، بیدار کردن ابلیس معاویہ را کہ برخیز کہ وقت نماز بیگاہ شد، صفحہ نمبر63 (17)

مرقاۃ المفاتیح، ج4، ص1557 (18)

مرآۃ المناجیح، ج3، ص320 (19)

امیر معاویہ کے حالات، پہلا باب، ص40 (20)

لعمۃ الاعتقاد، ص40 (21)

مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ج2، ص284 (22)

البدایہ والنھایہ، ج4، ص163 (23)

ایضاً، ج8، ص125(24)

اتعاظ الحنفاء باخبار الائمۃ الخ، ج1، ص131 (25)

الصواعق المحرقہ، ص355 (26)

مرقاۃ للقاری، ج8، ص3258، ر5203 (27)

غذاء الالباب، ج2، ص457 (28)

تحقیق الحق از پیر مہر علی، ص159 (29)

فیضان سنت، ص937، 938 (30)

(ماخوذ از من ھو معاویہ مصنفہ علامہ لقمان شاہد صاحب قبلہ)

عبد مصطفی

4-دعائے مصطفی ﷺ اور حضرت امیر معاویہ

نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اسے ہادی و مہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

سنن ترمذی، ج5، ص687، ر3842 (1)

التاریخ الکبیر، ج5، ص240، ر791 (2)

الطبقات الکبری، ج7، ص292، ر3746 (3)

مسند احمد بن حنبل، ج29، ص426، ر1789 (4)

التاریخ الکبیر (السفر الثانی)، ج1، ص349 (5)

الآحاد والمثانی، ج2، ص358، ر1129 (6)

السنۃ، ج2، ص450، ر697، 699 (7)

معجم الصحابہ، ج4، ص490، ر1948 (8)

معجم الصحابہ، ج2، ص146 (9)

المعجم الاوسط، ج1، ص205، ر656 (10)

مسند الشامیین، ج1، ص181، ر311 (11)

الشریعہ، ج5، ص2436، ر1915 (12)

طبقات المحدثین، ج2، ص343 (13)

فوائد، ص211، ر452 (14)

تاریخ اصبھان، ج1، ص221 (15)

معرفۃ الصحابہ، ج4، ص1836، ر4634 (16)

حلیۃ الاولیاء، ج8، ص358 (17)

جزء فی احادیث من مسموعات، ص51 (18)

تالی تلخیص المتشابۃ، ج2، ص539، ر328 (19)

الحجۃ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدۃ اہل السنۃ، ج2، ص404، ر379 (20)

تاریخ دمشق، ج59، ص80 تا 83 (21)

الاحکام الشرعیۃ الکبری، ج4، ص428 (22)

جامع الاصول، ج9، ص107 (23)

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ج5، ص155، ر4985 (24)

تھذیب الاسماء واللغات، ج2، ص104 (25)

مشکوٰۃ المصابیح، ج3، ص1758، ر6244 (26)

تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج17، ص322 (27)

سیر اعلام النبلاء، ج3، ص125، 126 (28)

معجم الشیوخ الکبیر، ج1، ص155 (29)

تاریخ اسلام، ج4، ص301 (30)

الوافی بالوفیات، ج18، ص124 (31)

جامع المسانید، ج5، ص536 (32)

البدایہ والنھایہ، ج8، ص129 (33)

اتحاف المھرۃ بالفوائد المبتکرۃ من اطراف العشرۃ، ج10، ص625، ر13513 (34)

اطراف المسند، ج4، ص268، ر5869 (35)

تاریخ الخلفاء، ص152 (36)

الصواعق المحرقہ، ص310 (37)

مکتوبات (امام مجدد الف ثانی)، مکتوب 251، دفتر اول، ج1، ص58 (38)

انسان العیون، ج3، ص136 (39)

سمط النجوم، ج3، ص155 (40)

ازالۃ الخفاء، ج1، ص571، 572 (41)

الناھیۃ، ص15 (42)

خیال رہے! یہ دعا اس ذات نے فرمائی ہے جس کے غلام مستجاب الدعوات ہیں۔

(ماخذ: من ھو معاویہ از علامہ لقمان شاہد صاحب قبلہ)

عبد مصطفی

5- حضور غوث پاک اور دھوبی کا جھوٹا واقعہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضور غوث پاک علیہ الرحمہ کا ایک دھوبی تھا، جب اس کا انتقال ہوا تو قبر میں فرشتوں نے اس سے سوال کیے جیسا کہ سب سے کرتے ہیں- اس نے ہر سوال کے جواب میں کہا کہ "میں غوث پاک کا دھوبی ہوں" اور اسے بخش دیا گیا۔

اس روایت کے متعلق فقیہ ملت، حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ روایت بے اصل ہے- اس کا بیان کرنا درست نہیں لہذا جس نے اسے بیان کیا وہ اس سے رجوع کرے اور آئندہ اس روایت کے نہ بیان کرنے کا عہد کرے، اگر وہ ایسا نہ کرے تو کسی معتمد کتاب سے اس روایت کو ثابت کرے۔

(انظر: فتاوی فقیہ ملت، کتاب الشتی، ج2، ص411، ط شبیر برادرز لاہور، س2005ء)

شارح بخاری، حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ حکایت نہ مَیں نے کسی کتاب میں دیکھی ہے اور نہ کسی سے سنی ہے- احادیث میں تصریح ہے کہ اگر (مرنے والا) مومن ہوتا ہے تو قبر کے تینوں بنیادی سوالوں کا جواب دے دیتا ہے، منافق یا کافر ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ ہاے ہاے میں نہیں جانتا لہذا یہ روایت حدیث کے خلاف ہے مگر یہ بات حق ہے کہ حضرات اولیاے کرام، ائمۂ دین، بزرگان دین اپنے مریدین، معتقدین اور متعلقین کی قبروں میں نکیرین کے سوالات کے وقت تشریف لاتے ہیں اور جواب میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔

(ملخصًا و ملتقطاً: فتاوی شارح بخاری، کتاب العقائد، ج2، ص125، ط دائرۃ البرکات گھوسی، س1433ھ)

مفتی اعظم ہالینڈ، حضرت علامہ مفتی عبد الواجد قادری رحمہ اللہ مذکورہ روایت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ غالباً یہی واقعہ یا اس کے مثل "تفریح الخاطر" میں ہے لیکن اس کے بیان میں تحقیق ضروری ہے-یوں ہی مبہم طور پر بلا توضیح کے بیان کرنا خلاف احتیاط ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

(انظر: فتاوی یورپ، کتاب الصلوٰۃ، ص220)

حضرت مولانا محمد اجمل عطاری صاحب اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فقیہ ملت کا قول بیان کرتے ہیں کہ روایت مذکورہ بے اصل ہے-اس کا بیان کرنا درست نہیں لہٰذا جس نے اسے بیان کیا وہ اس سے رجوع کرے.... الخ

(انظر: امام الاولیاء، ص70، ط مکتبہ اعلی حضرت لاہور، س1433ھ)

عبد مصطفی

اعلی حضرت اور تقریر

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ زیادہ وعظ نہ فرمایا کرتے-آپ کا معمول تھا کہ سال میں تین وعظ مستقلاً فرمایا کرتے تھے۔

ہر کسی کی تقریر نہیں سنتے تھے:

حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اعلی حضرت کی عادت تھی کہ دو تین آدمیوں کے علاوہ کسی کی تقریر نہیں سنتے تھے؛ ان دو تین آدمیوں میں ایک میں بھی تھا-اعلی حضرت یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ "عموماً مقررین اور واعظین میں افراط و تفریط ہوتی ہے، احادیث کے بیان کرنے میں بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملا دیا کرتے ہیں اور ان کو حدیث قرار دیا کرتے ہیں جو یقیناً حدیث نہیں ہیں-الفاظ حدیث کی تفسیر و تشریح اور اس میں بیان نکات امر آخر ہے اور یہ جائز ہے مگر نفس حدیث میں اضافہ اور جس شے کو حضور اکرم ﷺ نے نہ فرمایا ہو اس کو حضور ﷺ کی طرف نسبت کرنا یقیناً وضع حدیث ہے جس پر سخت وعید وارد ہے لہٰذا میں ایسی مجالس میں شرکت پسند نہیں کرتا جہاں اس قسم کی خلاف شرع بات ہو"

(ملخصاً: حیات اعلی حضرت و تذکرۂ اعلی حضرت)

عبد مصطفی

7- علامہ ابن حجر مکی اور حضرت امیر معاویہ

مشہور محدث، شیخ الاسلام، امام ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ (متوفی 979ھ) فرماتے ہیں کہ بلاشبہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسب، قرابت رسول، علم اور حلم کے اعتبار سے اکابر صحابہ میں سے ہیں..... پس ان اوصاف کی وجہ سے جو آپ کی ذات میں بالاجماع پائے جاتے ہیں واجب ضروری ہے کہ آپ سے محبت کی جائے-

(تطہیر الجنان واللسان عن الخطور والتفوہ بثلب سیدنا معاویہ بن ابی سفیان، صفحہ نمبر 3 بہ حوالہ من ھو معاویہ)

عبد مصطفی

8- لاکھ گنہگار ہے لیکن میرے صحابہ کا گستاخ تو نہیں

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پڑوس میں ایک فاسق و فاجر شخص رہتا تھا- ایک دن اس نے امام احمد بن حنبل کو سلام کیا تو آپ نے صحیح سے جواب نہ دیا اور ناخوشی کا اظہار کیا۔

اس شخص نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ مجھ سے ناخوش کیوں ہیں؟ آپ کو میرے (گناہوں کے) بارے میں جو کچھ معلوم ہے، ایک خواب دیکھنے کے بعد میں اس سے توبہ کر چکا ہوں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے کیا خواب دیکھا؟

اس شخص نے کہا کہ مجھے خواب میں جان جہاں، سرور کون و مکاں ﷺ کی اس طرح زیارت ہوئی کہ آپ ﷺ زمین کے ایک بلند حصے پر تشریف فرما ہیں اور بہت سے لوگ نیچے بیٹھے ہوئے ہیں، ان میں سے ایک ایک شخص اٹھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا کہ حضور! میرے لیے دعا فرمائیں، آپ ﷺ ہر

ایک کے لیے دعا فرماتے-وہاں موجود تمام لوگوں نے دعا کروائی، صرف میں باقی رہ گیا؛ میں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا لیکن اپنے برے اعمال کی بنا پر شرما گیا اور مجھے اٹھنے کی ہمت نہ ہوئی۔

رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فلاں، تو اٹھ کر ہمارے پاس کیوں نہیں آتا اور ہم سے دعا کی درخواست کیوں نہیں کرتا؟ تاکہ ہم تیرے لیے بھی دعا کریں۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے کرتوت بہت برے ہیں جس کی وجہ سے میں شرمندہ ہوں اور یہ شرمساری مجھے کھڑا ہونے سے روک رہی ہے۔

سلطان دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر شرم تجھے کھڑا ہونے سے روک رہی ہے تو ہم تمھیں کہتے ہیں کہ اٹھ کر ہم سے درخواست کرو، ہم تمھارے لیے دعا کریں گے! (سبحان اللہ) کیوں کہ تم (گنہگار تو ہو لیکن) ہمارے کسی صحابی کو گالی نہیں دیتے (ان کی برائی نہیں کرتے)۔

میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے میرے لیے بھی دعا فرمائی؛ میں جب بیدار ہوا تو مجھے اپنے تمام برے مشاغل (یعنی اپنے برے کاموں) سے نفرت ہو چکی تھی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے شاگردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ اس حکایت کو یاد کر لو اور اسے بیان کیا کرو کیوں کہ یہ فائدے مند ہے-

(انظر: مصباح الظلام بہ حوالہ طبقات الحنابلہ از قاضی ابو یعلی حنبلی، 1/118)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام کی سچی محبت عطا فرمائے اور ان کے گستاخوں کی صحبت سے بچائے، آمین

عبد مصطفی

9-وہ جو نہ تھے

امام اعظم، امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

انت الذی لولاک ما خلق امرؤ

کلا ولا خلق الوری لولاک

یعنی آپ ﷺ کی ذات وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو کوئی فرد بشر پیدا نہ ہوتا بلکہ سرے سے کسی مخلوق کی تخلیق ہی نہ ہوتی۔

اسی فکر کے جلوے امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ کے کلام میں بھی جھلکتے ہیں، چناں چہ آپ لکھتے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں

جان ہے وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(ماخوذ از مضمون "کلام رضا میں فکر بو حنیفہ کے جلوے" محرر شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف حبیبی مصباحی، ملخصًا)

عبد مصطفی

10-ابلیس کی بیوی کا نام

ایک شخص نے امام شعبی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھ لیا کہ ابلیس کی بیوی کا کیا نام تھا؟

اب بتایئے کہ اس کا جواب جان کر اس شخص کو کیا فائدہ ہوتا؟ کیا یہ عقائد کا حصہ ہے یا کوئی ضروری مسئلہ ہے؟

امام شعبی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی سوال کے جیسا ہی جواب عطا فرمایا؛ آپ نے فرمایا کہ ابلیس کے نکاح میں مَیں شریک نہیں ہو پایا تھا، اس لیے (اس کی بیوی کے) نام سے واقف نہیں۔

(المراح فی المزاح، ابو البرکات بدر الدین محمد شافعی، ص69، ملخصًا)

ہمیں چاہیے کہ جب علما سے سوال کرنے کا موقعہ میسر آئے تو فالتو سوال کر کے وقت کو ضائع نہ کیا جائے بلکہ ضروری سوال کیا جائے جس کا جواب مفید ثابت ہو۔

عبد مصطفی

11-علما انبیا کے وارث ہیں

قرآن و احادیث میں متعدد مقامات پر علماے حق کی عظمت و اہمیت کو بیان کیا گیا ہے- کہیں علما کی تعظیم کو اللہ و رسول کی تعظیم قرار دیا گیا ہے تو کہیں علما کا ذکر فرشتوں کے ساتھ کیا گیا ہے! علما کی شان و شوکت کا کیا کہنا کہ خود آمنہ کے لال، رسول بے مثال، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انھیں اپنا اور انبیاے کرام کا وارث بنایا ہے۔

حدیث پاک میں ارشادِ نبوی ہے:

ان العلماء ورثة الانبياء

ترجمہ: بے شک علما انبیا کے وارث ہیں۔

(ملتقطاً: سنن ابی داؤد، ج2، کتاب العلم، ح3641

وابن ماجہ، ج1، ح223)

اس روایت کو پڑھ کر بعض لوگوں کو شبہ ہو سکتا ہے کہ یہاں علما سے کون مراد ہیں؟ کیا اس سے صرف اولیاے دین مراد ہیں یا ہر عالم دین؟ اس ضمن میں ہم فتاوی رضویہ سے ایک اقتباس پیش کرتے ہیں؛ ملاحظہ فرمائیں:

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ سے دو لوگوں کے متعلق سوال ہوا جن میں سے زید کا کہنا ہے کہ "علما انبیا کے وارث ہیں" میں علماے شریعت و طریقت دونوں داخل ہیں اور جو شریعت و طریقت کا جامع ہے وہ وراثت کے عظیم مرتبے پر فائز ہے جب کہ (دوسرے شخص) عمرہ کا بیان ہے کہ شریعت تو بس نام ہے چند فرائض و واجبات و سنن و مستحبات و چند مسائل حلال و حرام کا اور طریقت نام ہے وصول الی اللہ (اللہ کا قرب حاصل کرنے) کا اور اس میں حقیقت نماز وغیرہ منکشف ہوتی ہے- طریقت بحر ناپید اکنار (بنا کنارے کا سمندر) ہے اور دریاے ذخار (موجیں مارتا ہوا دریا) ہے اور وہ اس دریا کے مقابلے میں ایک قطرہ ہے- وراثت انبیا کا یہی وصول الی اللہ مقصود و منشا اور یہی شان رسالت و نبوت کا تقاضا ہے، اسی کے لیے وہ مبعوث ہوئے- ظاہری علما کسی طرح اس وراثت کے قابل نہیں اور نہ وہ علماے ربانی ہیں.... الخ

اعلی حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ زید کا قول حق و صحیح اور عمرہ کا زعم باطل و قبیح والحاد صریح ہے۔

(عمرہ کے بیان کا رد کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ) شریعت صرف چند احکام کا ہی نام نہیں بلکہ تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الہیہ و معارف نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے-(مزید لکھتے ہیں کہ) طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے وہ شریعت ہی کے اتباع کا صدقہ ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے عمر بھر جس راستے کی طرف بلایا تو اس کا خادم، اس کا حامی اور اس کا عالم کیوں کر ان کا وارث نہ ہو گا؟ ہم پوچھتے ہیں اگر بالفرض شریعت صرف چند احکام ہی کے علم کا نام ہو تو یہ علم رسول اللہ ﷺ سے ہے یا کسی اور سے؟ اسلام کا دعوی کرنے والا ضرور کہے گا کہ یہ علم حضور ہی سے ہے، پھر اس کا عالم حضور ﷺ کا وارث نہ ہوا تو کس کا ہو گا؟ علم ان کا ترکہ ہے پھر اسے پانے والا اس ان کا وارث نہ ہو اس کے کیا معنی؟

اگر یہ کہے کہ علم تو ضرور ان کا ہے مگر دوسرا حصہ یعنی علم باطن اس نے نہ پایا لہٰذا وارث نہ ٹھہرا تو اے جاہل! کیا وارث کے لیے یہ ضروری ہے کہ مورث کا کل مال پائے؟ یوں تو عالَم میں کوئی صدیق ان کا وارث نہ ٹھہرے گا اور ارشاد اقدس "علما انبیا کے وارث ہیں" غلط بن کر محال ہو جائے گا کہ ان کا کل علم تو کسی کو مل ہی نہیں سکتا۔

(ملتقطاً و ملخصاً: مقال العرفاء باعزاز شرع وعلماء- یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی 26ویں جلد میں موجود ہے)

مذکورہ اقتباس سے کے مطالعے سے یہ خلجان دور ہو جانا چاہیے کہ انبیا کے وارث کون سے علما ہیں۔

عبد مصطفی

12-اسے کہتے ہیں دین کی خدمت

امام شعرانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حافظ ابن شاہین کی مسند فی الحدیث سولہ سو (1600) جلدوں پر مشتمل ہے! اور لکھتے ہیں کہ انھوں نے جو قرآن کی تفسیر لکھی ہے وہ ایک ہزار (1000) جلدوں پر مشتمل ہے! اور اس کے علاوہ آپ کی تین سو تیس کتابیں ہیں!!!

(انظر: ارشاد الحیاری)

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ عبد الغفار قوصی نے مذہب شافعی کے بیان میں ایک ہزار (1000) جلدیں تصنیف فرمائیں!

(ایضاً)

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ابو الوفاء بن عقیل کی ایک کتاب آٹھ سو (800) جلدوں میں ہے اور آپ نے اسی (80) فنون پر کتابیں لکھی ہیں!

(علم اور علما کی اہمیت)

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ ابو الحسن اشعری نے چھے سو (600) جلدوں کی ایک تفسیر لکھی ہے!

شیخ اکبر کی تفسیر سو (100) جلدوں میں ہے!

(ارشاد الحیاری)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا کہ میں اگر قرآن کی تفسیر لکھوں تو وہ تیس ہزار (30000) اوراق پر مشتمل ہو گی!

امام محمد رحمہ اللہ کی تالیفات ایک ہزار (1000) کے قریب ہیں!

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں تین لاکھ اٹھاون ہزار (358000) اوراق لکھے!

علامہ باقلانی نے صرف معتزلہ کے رد میں ستر ہزار (70000) اوراق لکھے!

(علم اور علما کی اہمیت)

امام سیوطی رحمہ اللہ کی تصانیف کی تعداد پانچ سو (500) کے قریب ہے جن میں سے بہت سی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں!

(ارشاد الحیاری)

امام غزالی رحمہ اللہ نے اٹھتر (78) کتابیں لکھیں جن میں سے صرف "یاقوت التاویل" چالیس (40) جلدوں میں ہے!

مشہور طبیب ابن سینا کی بھی کئی کتابیں ہیں جو کئی جلدوں پر مشتمل ہیں!

حافظ ابن حجر عسقلانی کی "فتح الباری" چودہ (14) جلدوں میں، "تھذیب التھذیب" بارہ (12) جلدوں میں اور "تغلیق التغلیق" پانچ (5) جلدوں میں ہے!

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ کی تصانیف 1000 سے زیادہ ہیں!

(علم اور علما کی اہمیت)

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے صدقے ہمیں بھی لکھنے کی صلاحیت عطا فرمائے- آمین۔

عبد مصطفی

13-امام قسطلانی اور میلاد

شارح بخاری، امام قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے ہیں اور ان راتوں میں انواع و اقسام کی خیرات کرتے رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں اور نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں اور حضور اقدس ﷺ کے مولد کریم کی قرآت کا اہتمام خاص کرتے رہے ہیں جن کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالی کا فضل ظاہر ہوتا رہا ہے اور اس کے خواص سے یہ امر مجرب ہے کہ انعقاد محفل میلاد

اس سال میں موجب امن و امان ہوتا ہے اور ہر مقصود و مراد پانے کے لیے جلدی آنے والی خوش خبری ہوتی ہے تو اللہ تعالی اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ماہ میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنالیا تاکہ یہ عید میلاد سخت ترین علت ہو جائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے اور علامہ ابن الحاج نے مدخل میں طویل کلام کیا ہے، ان چیزوں پر انکار کرنے میں جو لوگوں نے بدعتیں اور نفسانی خواہشیں پیدا کر دی ہیں اور آلات محرمہ کے ساتھ عمل مولود شریف میں غنا کو شامل کر دیا ہے تو اللہ تعالی ان کو ان کے قصد جمیل پر ثواب دے اور ہمیں سنت کی راہ چلائے، بے شک وہ ہمیں کافی ہے اور بہت اچھا وکیل ہے۔

(مواہب اللدنیۃ، ج 1، ص 27، مطبوعہ مصر)

علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ کی اس عبارت سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے:

ماہ میلاد (ربیع الاول) میں انعقاد محفل میلاد اہل اسلام کا طریقہ رہا ہے

کھانے پکانے کا اہتمام، انواع واقسام کے خیرات وصدقات ماہ میلاد کی راتوں میں اہل اسلام ہمیشہ کرتے رہے ہیں

ماہ ربیع الاول میں خوشی و مسرت و سرور کا اظہار شعار مسلمین ہے

ماہ میلاد کی راتوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنا مسلمانوں کا پسندیدہ طریقہ چلا آرہا ہے

ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف پڑھنا اور قرآت میلاد پاک کا اہتمام خاص کرنا مسلمانوں کا محبوب طرز عمل ہے

میلاد کی برکتوں سے میلاد کرنے والوں پر اللہ تعالی کا فضل عمیم ہمیشہ سے ظاہر ہوتا چلا آیا ہے

محفل میلاد کے خواص سے یہ مجرب خاصہ ہے کہ جس سال میں محافل میلاد منعقد کی جائیں وہ تمام سال امن و امان سے گزرتا ہے

انعقاد محافل میلاد مقصود و مطلب پانے کے لیے بشری عاجلہ (جلد آنے والی خوش خبری) ہے۔

میلاد مبارک کی راتوں کو عید منانے والے مسلمان اللہ تعالی کی رحمتوں کے اہل ہیں۔

ربیع الاول میں میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرنا اور ماہ میلاد کی ہر رات کو عید بنانا یعنی عید میلاد منانا ان لوگوں کے لیے سخت مصیبت ہے جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوت رسول کی بیماری ہے۔

علامہ ابن الحاج نے مدخل میں جو انکار کیا ہے وہ انعقاد محفل میلاد پر نہیں بلکہ ان بدعات اور نفسانی خواہشات پر ہے جو لوگوں نے محافل میلاد میں شامل کر دی تھیں- آلات محرمہ کے ساتھ گانا بجانا میلاد شریف کی محفلوں میں شامل کر دیا گیا تھا- ایسے منکرات پر صاحب مدخل نے انکار فرمایا اور ایسے ناجائز امور پر ہر سنی مسلمان انکار کرتا ہے- صاحب مدخل کی عبارات سے دھوکا دینے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ امام قسطلانی نے ان کا یہ طلسم بھی توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے۔

علامہ شیخ اسماعیل حقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت با سعادت پر شکر ظاہر کرنا ہمارے لیے مستحب ہے۔

(تفسیر روح البیان، ج9، ص25)

(ماخوذ از میلاد النبی، غزالی زماں، علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ)

عبد مصطفی

800 جلدوں پر مشتمل کتاب

ہم اگر صحیح سے ایک کتاب لکھنا چاہیں تو سالوں کا وقت صرف مواد جمع کرنے میں گزر جاتا ہے لیکن کچھ ہستیاں ایسی بھی گزری ہیں جنھوں نے میدان تصنیف میں ایسی دھوم مچائی ہے کہ دنیا انھیں بھول نہیں سکتی۔

چناں چہ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ابو الوفاء بن عقیل اللہ کا وہ بندہ ہے جس نے 80 فنون کے بارے میں کتابیں لکھی ہیں اور ان کی ایک کتاب 800 جلدوں میں ہے! اور کہا جاتا ہے کہ دنیا میں لکھی جانے والی کتابوں میں یہ سب سے بڑی کتاب ہے۔

(ملخصاً: علم اور علما کی اہمیت، ص20، شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری حفظہ اللہ، مکتبہ اہل سنت پاکستان)

عبد مصطفی

15- ابلیس کی بیٹی اور داماد

حضرت سیدنا علی خوّاص رحمت اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پوری دنیا ابلیس لعین کی بیٹی ہے اور اس سے محبت کرنے والا ہر شخص اس کی بیٹی کا خاوند ہے لہذا ابلیس اپنی بیٹی کی خاطر دنیادار شخص کے پاس آتا رہتا ہے۔
(العھود المحمدیۃ، قسم المامورات، ص125 بہ حوالہ الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، ج1، ص136)
کہیں ہم بھی دنیا سے محبت کر کے ابلیس کے داماد تو نہیں بن بیٹھے؟
آج ہمارے پاس دنیاوی علم ہے دینی نہیں، انگریزی بولنا جانتے ہیں لیکن عربی پڑھنا نہیں، گھر میں گاڑیاں، سوفا، اے سی، فرِج وغیرہ ہے مگر دینی کتابیں نہیں!!!
کہیں ہم صحیح میں ابلیس کے داماد تو نہیں؟

عبد مصطفی

16-تیس ہزار (30000) اوراق پر مشتمل تفسیر

ایک دن امام ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ اگر میں قرآن کی تفسیر لکھوں تو تم پڑھو گے؟
شاگردوں نے کہا کہ کتنی بڑی تفسیر ہو گی؟
آپ نے فرمایا کہ تیس ہزار اوراق پر مشتمل ہو گی! شاگرد کہنے لگے: حضرت! اتنی لمبی تفسیر پڑھنے کے لیے اتنی لمبی عمر کہاں سے لائیں گے؟ چناں چہ پھر علامہ ابن جریر نے تین ہزار اوراق پر مشتمل تفسیر لکھی۔
(متاع وقت اور کاروان علم، ص184 بہ حوالہ علم اور علما کی اہمیت، ص20، شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری حفظہ اللہ، مکتبہ اہل سنت پاکستان)

عبد مصطفی

17-علما کا احترام اللہ و رسول کا احترام ہے

فقیہ ملت، حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:
اکرموا العلماء فانھم ورثۃ الانبیاء فمن اکرمھم فقد اکرم اللہ و رسولہ

(کنزالعمال،ج10،ص78)

ترجمہ:عالموں کی عزت کرو اس لیے کہ وہ انبیا کے وارث ہیں- جس نے ان کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ و رسول عزو جل و صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عزت کی۔

(انظر:فضائل علم و علما،ص65)

اس روایت میں علما کے احترام کو اللہ و رسول کا احترام قرار دیا گیا ہے!

اب جو لوگ علما کی توہین کرتے ہیں وہ ذرا غور کریں کہ کیا کرتے ہیں۔

عبد مصطفی

18-کیا ایک بڑھیا ہمارے نبی پر کوڑا ڈالتی تھی؟

حضور اکرم،سید عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اخلاق و کردار کو بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بوڑھی عورت تھی جو ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر روزانہ کوڑا پھینکا کرتی تھی مگر ہمارے نبی اسے کچھ نہیں کہتے تھے- وہ بڑھیا جب بیمار پڑی تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اسے دعائیں بھی دیں؛جب اس بڑھیا نے یہ کریمانہ انداز دیکھا تو ایمان لے آئی!

یہ واقعہ اتنا مشہور ہے کہ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کو زبانی یاد ہے-اگر کسی مقرر کو تقریر کے لیے "اخلاق مصطفی" موضوع دیا جائے تو اس روایت کو بیان کیے بنا اس کی تقریر ہی مکمل نہیں ہو گی اور ہو گئی تو یہ انوکھی بات ہے-کچھ لوگوں کی زبانوں پر ایک جملہ گردش کرتے رہتا ہے کہ "اسلام تلوار سے نہیں پھیلا" اور اس جملے کے ساتھ یہ واقعہ ایسا جڑا ہوا ہے گویا ایک کے بغیر دوسرا ادھورا ہے- نیز ایک طبقہ جو کہتا ہے کہ کسی کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے،وہ بھی اس واقعے کو حفظ ضرور کرتا ہے اور اسے دلیل بنا کر کہتا ہے کہ دیکھو نبی نے تو اپنے اوپر کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کو بھی برا بھلا نہیں کہا لہذا ہمیں بھی کسی کو.......الخ۔

ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ روایت حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں!اگر ہے تو دکھائی جائے-اسی روایت کے متعلق ایک وسیع المطالعہ بزرگ،خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند،شارح بخاری،حضرت علامہ مفتی شریف

الحق امجدی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا جس کے جواب میں آپ رحمہ اللہ نے لکھا کہ کوڑا کرکٹ ڈالنے کی -روایت اس وقت یاد نہیں ہے (لہذا) اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا
(فتاوی شارح بخاری، ج1، ص415)

مجاہد اہل سنت، حضرت علامہ خادم حسین رضوی صاحب قبلہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے اور انگریزوں نے گھڑی ہے!
(علامہ خادم حسین رضوی صاحب قبلہ کے بیان سے ماخوذ)

عبد مصطفی

19-صحابہ اور حضور کے نعلین

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم نے حضور ﷺ کی محبت میں جو کارنامے انجام دیے ہیں ان کو آئینہ بنا کر دیکھا جائے تو ہم بھی اپنے کردار کو آسانی سے سنوار سکتے ہیں- صحابہ کرام کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انھیں اپنے نبی سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے محبت تھی۔
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ کے نعلین کو اپنے پاس رکھا کرتے تھے-جب نبی کریم ﷺ مجلس برخاست فرماتے تو آپ حضور ﷺ کو نعلین پہنایا کرتے تھے اور جب اتارتے تو آپ نعلین کو جھاڑ کر اپنی آستین میں رکھ لیا کرتے تھے اور تا قیام ثانی اپنے پاس ہی رکھتے۔
(ملخصًا: جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج1، ص41،42، ط ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، س2013)

عبد مصطفی

20-میلاد مصطفی پر شیطان کا رونا پیٹنا

جب نبی اکرم، نور مجسم، امام الانبیا، سرکارِ مدینہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو شیطان لعین نے رونا شروع کر دیا اور یہ کوئی واعظانہ بات نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت ہے۔ اس کے چیخ و پکار کرنے کے دلائل حسبِ ذیل ہیں:

(1) تفسیر وقیع تحت سورۂ فاتحہ

(2) تفسیر ابن مخلد تحت سورۂ فاتحہ

(3) تفسیر قرطبی تحت سورۂ فاتحہ

(4) تفسیر در منثور للسیوطی، ج1، ص17

(5) کتاب العظمۃ، ابو الشیخ، ص428

(6) معجم مقاییس اللغۃ، ابن فارس، ج2، ص380

(7) شرف المصطفی، ج1، ص347

(8) المخصص الملف الاول، ج1، ص394

(9) حلیۃ الاولیا، ج3، ص341

(10) غنیۃ الطالبین، باب فضیلت

(11, 12) الروض الانف، ج1، ص74، ص278

(13) مولد العروس، ص3

(14) الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ ﷺ، ج1، ص98

(15) الاحادیث المختارہ، ج4، ص114

(16) عیون الاثر، ج1، ص34

(17) البدایہ والنہایہ، ج3، ص42

(18) السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، ج1، ص212

(19) المختصر الکبیر فی سیرۃ الرسول، ج1، ص7

(20, 21) سبل الہدی والرشاد، ج1، ص35 وج2، ص218

(22) السیرۃ الحلبیۃ، ج1، ص99

الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم، ص82 (23)

ضیاء النبی، ج2، ص56 (24)

(ملخصًا: لمعات مصطفی ﷺ، ص41،42)

عبد مصطفی

21- کوئی خوش کوئی غمگین

حضور اکرم ﷺ کی آمد پر سوائے کچھ بد نصیبوں کے سبھی خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں۔

نثار تری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

کوئی آمنہ کے لال ﷺ کی محبت میں اُن کو یاد کر کے خوش ہو رہا ہے تو کسی کے لیے یہ یادیں تکلیف کا سبب بنی ہوئی ہیں- یہ بھی میرے آقا ﷺ کا جلوہ ہے کہ آپ کی پھول سی خوب صورت یادیں غداروں کے دل میں کانٹا بن کر چبھ رہی ہے- اعلی حضرت کیا خوب فرماتے ہیں،

کوئی جان بس کے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

میرے امام فرماتے ہیں کہ کسی نے حضور اکرم ﷺ کی محبت کو اپنی جان میں بسایا ہوا ہے اور آپ کی یادیں وفا داروں کے دلوں میں جان بن کر مہک رہی ہے اور کچھ وہ بدبخت ہیں کہ جن کو اس سے تکلیف ہو رہی ہے؛ ثابت ہوا کہ آپ کے جلوے ایک کام نہیں کرتے بلکہ دو کام کرتے ہیں- وفاداروں کو آپ کی یادوں سے سکون حاصل ہوتا ہے اور غداروں کو ایذا پہنچتی ہے-

عبد مصطفی

میلاد النبی کی فضیلت پر بے اصل روایات

میلاد مصطفی ﷺ پر خوشیاں منانا اور اس پر رقم خرچ کرنا ایک جائز و مستحسن عمل ہے لیکن اس کی فضیلت بیان کرنے کے لیے کسی غیر ثابت روایت کو بیان کرنا ہر گز درست نہیں- میلاد النبی پر رقم خرچ کرنے کی فضیلت پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا قول بیان کیا جاتا ہے کہ "جو شخص میلاد پر ایک درہم خرچ کرتا ہے وہ کل قیامت کے دن جنت میں میرے ساتھ ہو گا" اس کے علاوہ بھی کچھ ملتے جلتے اقوال خلفاے راشدین اور دیگر بزرگانِ دین کے حوالے سے بیان کیے جاتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد عرفان مدنی حفظہ اللہ (المتخصص فی الفقہ الاسلامی) لکھتے ہیں کہ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف منسوب) مذکورہ بالا روایت حدیث کی کسی مستند کتاب میں نہیں ملتی- یہ روایت "النعمۃ الکبری" کتاب میں موجود ہے اور یہ کتاب علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی طرف منسوب ہے، لیکن اصل کتاب "النعمۃ الکبری" جو علامہ ابن حجر مکی کی ہے، اس میں یہ روایت موجود نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب جس میں یہ روایت ہے، یہ علامہ ابن حجر مکی کی اصل کتاب نہیں ہے۔

حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ نے اس کے جو جوابات دیے ہیں ان میں سے چند پیش خدمت ہے:

علامہ ابن حجر مکی دسویں صدی کے بزرگ ہیں تو لازمی امر ہے کہ انھوں نے مذکورہ بالا روایت صحابۂ کرام سے نہیں سنی لہذا وہ سند معلوم ہونی چاہیے جس کی بنا پر احادیث روایت کی گئی ہیں خواہ وہ سند ضعیف ہی کیوں نہ ہو یا ان روایات کا کوئی مستند ماخذ ملنا چاہیے- حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسناد دین سے ہیں، اگر سند نہ ہوتی تو جس کے دل میں جو آتا کہہ دیتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو تم کو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمھارے آبا نے، تم ان سے دور رہنا- سوال یہ ہے کہ خلفاے راشدین رضی اللہ تعالی عنھم اور دیگر بزرگانِ دین کے یہ ارشادات امام احمد رضا بریلوی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، امام ربانی مجدد الف ثانی، ملا علی قاری، امام سیوطی، علامہ نبہانی رحمھم اللہ تعالی اور دیگر علماے اسلام کی نگاہوں سے کیوں پوشیدہ رہے؟ جب کہ ان حضرات کی وسعت علمی کے اپنے اور بیگانے سب ہی معترف ہیں۔

علامہ یوسف نبہانی رحمہ اللہ نے جواہر البحار کی جلد سوم میں علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کے اصل رسالے "النعمة الکبری" کی تلخیص نقل کی ہے جو خود علامہ ابن حجر مکی نے تیار کی تھی- اصل کتاب میں ہر بات پوری سند کے ساتھ بیان کی گئی تھی، تلخیص میں سندوں کو حذف کر دیا گیا ہے- ابن حجر فرماتے ہیں کہ میری کتاب واضعین کی وضع اور ملحد و مفتری لوگوں کے انتساب سے خالی ہے جب کہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو میلاد نامے پائے جاتے ہیں ان میں اکثر موضوع اور جھوٹی روایات موجود ہیں- اس کتاب میں خلفاے راشدین اور دیگر بزرگان دین کے مذکورہ بالا اقوال کا نام و نشان تک نہیں ہے- اس سے نتیجہ نکالنے میں کوئی دشواری نہیں آتی کہ یہ ایک جعلی کتاب ہے جو علامہ ابن حجر مکی کی طرف منسوب کر دی گئی ہے- علامہ سید محمد عابدین شامی (صاحب رد المحتار) کے بھتیجے علامہ سید احمد عابدین شامی نے اصل نعمۃ کبری کی شرح نثر الدر علی مولد ابن حجر لکھی جس کے جس کے متعدد اقتباسات علامہ نبہانی نے جواہر البحار جلد سوم میں نقل کیے ہیں، اس میں بھی خلفاے راشدین کے مذکورہ بالا اقوال کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(مجلہ البرہان الحق، جنوری تا مارچ 2012، ص 9 تا 11)

عبد مصطفی

میلاد پر خوشی منانے کا انوکھا انداز

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد گرامی شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمہ میلاد مصطفی ﷺ کی خوشی میں کھانا بنوا کر لوگوں میں تقسیم کروایا کرتے تھے- ایک مرتبہ اتفاقاً کچھ میسر نہ آسکا کہ کچھ پکا کر نیاز دلوا سکیں لہذا تھوڑے سے بھنے ہوئے چنے اور قند پر اکتفا کرتے ہوئے نیاز دلوائی۔

اسی رات حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ کی بارگاہ میں قسم قسم کے کھانے پیش کیے جا رہے تھے، اسی دوران وہ بھنے ہوئے چنے اور قند بھی پیش کیے گئے؛ انتہائی خوشی و مسرت سے آپ ﷺ نے وہ قبول فرمائے - اور اپنی طرف لانے کا اشارہ فرمایا اور تھوڑا سا اس میں سے تناول فرما کر باقی اصحاب میں تقسیم فرما دیا۔

(ملخصاً: انفاس العارفین، ص 118، 119، فرید بک سٹال لاہور)

ہمیں چاہیے کہ اخلاص کے ساتھ اپنے نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی منائیں تاکہ حضور ﷺ قبول فرمالیں۔
خوشی کے نام پر ناجائز کاموں کا ارتکاب کرنا، یہ حضور ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین۔

عبد مصطفی

24-اعلیٰ حضرت اور 8 ربیع الاول

جب عاشقانِ مصطفیٰ اپنے نبی ﷺ کی آمد کی خوشیاں مناتے ہیں تو کچھ کلمہ پڑھنے والوں کو ہی بہت تکلیف ہوتی ہے اور ان کی یہ پریشانی اعتراض بن کر ہمارے سامنے آتی ہے- ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو حضور اکرم ﷺ کی آمد کا جشن منایا جاتا ہے تو اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت تو آٹھ تاریخ کو ہوئی تھی جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے، تو پھر بارہ تاریخ کو جشن کیوں؟

حقیقت میں اسے ہی کہتے ہیں "کھسیائی بلی کھمبا نوچے" لیکن یہاں تو کھمبا بھی نہیں!

اگر ہم اس بات کو تسلیم بھی کر لیں کہ اعلیٰ حضرت نے آٹھ ربیع الاول کو ہی درست قرار دیا ہے اور آٹھ ہی تاریخ کو جشن منانا شروع بھی کر دیں تو کیا ان کو تکلیف نہیں ہو گی؟ بالکل ہو گی اور یہ کہیں گے کہ جب جمہور علما کا قول بارہ ربیع الاول ہے تو پھر آٹھ تاریخ کو جشن کیوں؟

در اصل یہاں مسئلہ تاریخ کا نہیں ہے بلکہ مقصود مسلمانوں کو ایک کارِ ثواب سے دور کرنا ہے- ہمیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کی باتوں کو ایک کان سے سنیں اور دوسرے کان سے نکال دیں، یہ لوگ ہمارے بزرگوں بالخصوص اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی عبارات میں خیانت کرتے ہیں اور آدھی ادھوری بات کو دکھا کر عوام کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں!

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے متعلق یہ کہنا کہ ان کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی تاریخ ولادت آٹھ ربیع الاول ہے، یہ قطعی درست نہیں اور اس پر زیادہ کچھ نہ کہ کر ہم ان کے ایک شعر کو نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں:

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

(امام اہل سنت، اعلی حضرت علیہ الرحمہ)

عبد مصطفی

25-پیٹ بھر کر کھانا بھی بدعت ہے!

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کے (دنیا سے تشریف لے جانے کے) بعد جو بدعت سب سے پہلے ظاہر ہوئی وہ شکم سیری ہے"

(احیاء علوم الدین، ربع المہلکات، کتاب کسر الشہوتین، الفائدۃ الخامسۃ، ص1010، ط دار الکتاب العربی بیروت، س1429ھ)

وہابیوں کو چاہیے میلاد شریف اور دیگر معمولاتِ اہل سنت پر بدعت بدعت کے فتوے لگانے کے بجائے، شکم سیری جیسی حقیقی بدعت کے خلاف آواز اٹھائیں!

اور خود بھی کم کھانے کی سنت پر عمل کریں تاکہ آپ کے دماغوں کو کچھ ہوا لگے، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بیدار ہو اور امت پر ظالمانہ فتوے داغنے سے باز آجائیں۔

علامہ لقمان شاھد صاحب قبلہ

OUR OTHER PAMPHLETS

















